"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ربوہ

تحریک جدید

ماہنامہ

اخاء ۱۳۵۳ ہش — اکتوبر ۱۹۷۴ء

— ایڈیٹر —

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

جلد ۱۰ | اخاء ۱۳۵۳ ہش | اکتوبر ۱۹۷۴ء | شمارہ ۱۰

(ایڈیٹر)

شمیم سیفی

سالانہ چندہ

پاکستان ——— پانچ روپے

فی پرچہ ——— پچاس پیسے

بیرونی ممالک (بحری ڈاک) ——— ایک پونڈ

" " (ہوائی ڈاک) ——— دو پونڈ

ترتیب

- کلام الامام علیہ السلام — ص ۲
- اقتباس — ایک شعر — ۴
- احمدیہ جماعت کیا کرے اور کیا نہ کرے — ۵
- اخبارات و رسائل — ۸
- چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے انگلستان میں نمائندہ نوائے وقت کا انٹرویو۔ — ۱۵
- ناز و نیاز (نظم) — ۱۹
- حقیقتِ حال (نظم) — ۲۰
- قومی اسمبلی کی قرارداد — ۲۱
- اشتہارات — ۲۳

پبلشر:- عبداللطیف خان

پرنٹر:- سید عبدالحی

مطبع:- ضیاء الاسلام ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت:- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر:- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۷۶۷۶

کتابت:- حمید الدین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلام الامام علیہ السلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اشعار پیشِ خدمت ہیں

خُدا کے پاک لوگوں کو خُدا سے نصرت آتی ہے ❊ جب آتی ہے تو اِک عالم کو اِک عالم دکھاتی ہے

تُو نے خود رُو رُو حوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک ❊ اِس سے ہے شورِ محبّت عاشقانِ زار کا
ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اِک تیغِ تیز ❊ جس سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غمِ اغیار کا
شور کیسا ہے ترے کُوچے میں لے جلدی خبر ❊ خُوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

ہم نے اُلفت میں تری بار اُٹھایا کیا کیا ❊ تجھ کو دکھلا کے فلک نے ہے دکھایا کیا کیا

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت ❊ اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور ❊ ٹلتی نہیں وہ بات خُدائی یہی تو ہے

جو ہمارا تھا وہ اَب دلبر کا سارا ہو گیا ❊ آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا
شُکرِ للہ مل گیا ہم کو وہ لعلِ بے بدل ❊ کیا ہُوا گر قوم کا دِل سنگِ خارا ہو گیا

خُدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار ❊ جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب ❊ کہ راضی وہ دِلدار ہوتا ہے کب
اسے دے چکے مال و جاں بار بار ❊ ابھی خوف دِل میں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دِل اپنا اُس پاک سے ❊ وہی پاک جاتے ہیں اُس خاک سے

کافر و مُلحد و دجّال ہمیں کہتے ہیں ❊ نام کیا کیا غمِ مِلّت میں رکھایا ہم نے
گالیاں سُن کے دُعا دیتا ہُوں ان لوگوں کو ❊ رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے
تیرے مُنہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ ❊ تیری خاطر سے یہ سب بار اُٹھایا ہم نے

کبھی نصرت نہیں مِلتی درِ مَولا سے گندوں کو ❊ کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو
وہی اُس کے مقرّب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں ❊ نہیں رہ اس کی عالی بارگہ تک خود پسندوں کو
یہی تدبیر ہے پیارو کہ مانگو اس سے قُربت کو ❊ اسی کے ہاتھ کو ڈھونڈو جلاؤ سب کمندوں کو

ہے سر رہ پر کھڑا انیکوں کی وہ مَولا کریم ❊ نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

ہم نے ہے جس کو مانا قادر ہے وہ توانا ❊ اس نے ہے کچھ دکھانا اس سے رجا یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تُو خُدایا ❊ وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

غیر کیا جانے کہ دلبر سے ہمیں کیا جوڑ ہے ❊ وہ ہمارا ہو گیا اُس کے ہوئے ہم جاں نثار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقتباس

خُون کے آنسُو

"اِس زمانہ میں جو کچھ دینِ اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی اور جس قدر شریعتِ ربّانی پر حملے ہوئے اور جس طور سے ارتداد اور الحاد کا دروازہ کُھلا کیا اس کی نظیر کسی دوسرے زمانہ میں بھی مل سکتی ہے؟ کیا یہ سچ نہیں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس ملک ہند میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا اور چھ کروڑ اور کسی قدر زیادہ اسلام کے مخالف کتابیں تالیف ہوئیں اور بڑے بڑے شریف خاندان کے لوگ اپنے پاک مذہب کو کھو بیٹھے یہاں تک، کہ وہ جو آلِ رسولؐ کہلاتے تھے وہ عیسائیت کا جامہ پہن کر دشمنِ رسولؐ بن گئے اور اِس قدر بدگوئی اور اہانت و دشنام دہی کی کتابیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں چھاپی گئیں، اور شائع کی گئیں کہ جن کے سُننے سے بدن پر لرزہ پڑتا ہے اور دل رو رو کر یہ گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ لوگ ہمارے بچّوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دُنیا کے عزیز ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلّت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو واللہ ثم واللہ ہمیں رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دُکھتا جو اِن گالیوں اور اس توہین سے جو ہمارے رسول کریمؐ کی کی گئی دُکھا۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۱، صفحہ ۵۲)

ایک شعر

گر خرد پاک از خطا بودے
ہر خردمند باخدا بودے

ترجمہ :- اگر عقل غلطی سے پاک ہُوا کرتی تو چاہیئے تھا کہ ہر عقلمند باخدا ہوتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر ہماری توجہ اِس امر کی طرف مبذول کراتا ہے کہ باخدا ہونے کے لئے صرف عقل پہ بھروسہ کرنا عقلمندی کی بات نہیں ہے عقل کے زور سے انسان ایک حد تک تو منزل طے کر سکتا ہے لیکن جہاں تک اسے جانا ہے وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ دراصل باخدا ہونے کے لئے ضروری ہے کہ انسان رُوحانیت کی آنکھ سے دیکھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے علم کو اپنا رہنما بنائے۔ دُنیا چاہے کچھ ہی کہے لیکن حقیقت یہی ہے کہ عقل بھی ناقص ہے اور عقل سے حاصل کردہ علم بھی ناقص ہے۔ اگر یہ دونوں ناقص نہ ہوتے تو چاہیئے تھا کہ ہر اہلِ عقل باخدا ہوتا۔ حالانکہ باخدا کو تو پہچاننے میں سب سے زیادہ وقت اہلِ عقل ہی لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کی رُوحانیت کی آنکھ کو تیز کرے اور اپنے پاس سے علم عطا کرے جو ہر لمحہ و ہر لحظہ ہماری رہنمائی کرتا چلا جائے۔

آمین

خطبات

احمدیہ جماعت کیا کرے اور کیا نہ کرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تیرہ ستمبر اور بیس ستمبر ۱۹۷۴ء کو جو خطبات ارشاد فرمائے تھے ان کے خلاصے احباب کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ یہ خلاصے الفضل سے نقل کئے گئے ہیں :-

۱

ربوہ ۱۴ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل ۱۳ ستمبر کو مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبۂ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں مذہب کے متعلق پاس ہونے والی قرارداد کے ضمن میں بتایا کہ حضور فی الوقت بحیثیت خلیفۃ المسیح الثالث اس قرارداد پر کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتے کیونکہ اس پر ابھی بہت غور کرنا اور مشورہ لینا ضروری ہے اس لئے اس پر باقاعدہ تبصرے کی نوبت مزید کچھ وقت گزرنے کے بعد آئے گی البتہ جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ اس بارہ میں احمدیوں کا ردِّ عمل کیا ہونا چاہیئے سو یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ ایک احمدی کا ردِّ عمل ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ جس میں ظلم کا شائبہ ہو یا جس سے فساد کی بُو آئے کیونکہ احمدیوں کو قرآنِ مجید کی تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ عطا ہونے والی قرآنی بصیرت کی رُو سے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی جو کامل معرفت حاصل ہے اس کے زیرِ اثر ایک احمدی کبھی اور کسی حال میں بھی خفیف سے خفیف ظلم یا فساد کی طرف مائل نہیں ہو سکتا۔

خطبہ کے آغاز میں حضور نے فرمایا ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے مذہب کے متعلق ایک قرارداد منظور کی ہے اس پر جماعت کے دوست مجھ سے دو سوال دریافت کرتے ہیں **اوّل** یہ کہ قرارداد پر میرا بحیثیت خلیفۃ المسیح الثالث کیا تبصرہ ہے؟ **دوسرے** یہ کہ قرارداد پاس ہونے کے بعد احمدیوں (یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے ارشاد کے بموجب احمدیہ فرقے کے مسلمانوں) کا ردِّ عمل کیا ہونا چاہیئے؟

حضور نے فرمایا جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ قرارداد کے بارہ میں اس وقت میرا کوئی تبصرہ نہیں ہے۔ اس بارہ میں ابھی بڑے غور اور تدبّر کی نیز مشورہ کی ضرورت ہے جب غور اور

مشورہ مکمل ہو جائے گا پھر مَیں جماعت کو بتاؤں گا کہ جو پاس ہُوا ہے وہ کتنے پہلوئے ہوئے ہے اور اس کا مطلب کیا ہے۔ اِس لئے احباب ابھی چند روز اَور انتظار کریں اور حقیقت کو منکشف (UNFOLD) ہونے دیں اِس کے بعد تبصرہ ممکن ہو سکے گا۔

جہاں تک دوسرے سوال کا تعلق ہے کہ جماعت کا کیا ردِّ عمل ہونا چاہیئے تو اس کا جواب لمبا ہے اور ایک خطبہ میں ختم ہونے والا نہیں کیونکہ جواب میں ایک بنیادی حقیقت کے دو پہلوؤں کو مدِّ نظر رکھنا ضروری ہے اور وہ حقیقت یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر پُورا اور کامل ایمان رکھتے ہیں اور قرآنِ عظیم نے جس خدا کو پیش کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اِس زمانہ میں ہمیں اُس کی ذات اور صفات کی کامل معرفت حاصل ہوئی ہے۔ اِس کامل ایمان اور کامل معرفت کے نتیجہ میں اپنے ربِّ کریم کی محبّت اور خشیت ہمارے دلوں میں جاگزیں ہے۔ اپنے ربِّ کریم کی یہ محبّت اور خشیت ہمیں بتاتی ہے کہ ہمارا ردِّ عمل کیا ہونا چاہیئے اور کیا نہیں ہونا چاہیئے۔ اب ظاہر ہے کہ قرآن کریم نے جس چیز سے روکا ہے اُس سے نہ رُکنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی یقینی ہے اور ایک احمدی کبھی گوارا نہیں کر سکتا کہ اُس کا ربِّ کریم اُس سے ناراض ہو جائے۔ سو لازماً اس کے ردِّ عمل میں اِس امر کو بنیادی اہمیّت حاصل ہو گی کہ اس کا ربِّ کریم اس سے ناراض نہ ہو اِس لئے خدا کی ناراضگی پر منتج ہونے والی کوئی حرکت اس سے سرزد ہو ہی نہیں سکتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور نے سرِ دست ایمان باللہ اور معرفتِ الٰہی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی محبّت و خشیت کے دو تقاضوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا (آلِ عمران آیت ۵۸) اِسی طرح اس نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا (بقرہ آیت ۲۰۶) اِس کا مطلب یہ ہے کہ ظلم اور فساد کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی لازم آتی ہے اِسلئے ایک احمدی کا ردِّ عمل ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ جس میں ظلم کا شائبہ ہو یا جس سے فساد کی بُو آئے۔ ایک احمدی کسی صُورت اور کسی حال میں بھی خفیف سے خفیف ظلم یا فساد کی طرف مائل نہیں ہو سکتا۔

آخر میں حضور نے فرمایا جہاں تک کسی کے غیر مسلم ہونے کا سوال ہے مَیں شروع سے کہہ رہا ہوں کہ جس نے اسلام اور ایمان کسی دُکان سے خریدا ہو تو اس کے ضائع ہونے کا سوال پیدا ہو سکتا ہے لیکن مَیں اور تم جنہیں خدا نے کہا ہے کہ تم مسلمان ہو ہمیں اِس بارہ میں بھلا کیونکر فکر لاحق ہو کہ کسی کے غیر مسلم کہنے سے ہمارا اسلام ضائع ہو جائیگا ایسے اسلام اور ایمان کے ضائع ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

۲

ربوہ ۲۱ تبوک — کل ۲۰ تبوک ۱۳۵۳ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۹۴ ہجری — ۲ ستمبر ۱۹۷۴ء) کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی خطبۂ جمعہ کے آغاز میں حضور نے اِس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ ماہِ رمضان اپنی تمام برکات کے ساتھ آگیا ہے۔ اِس ماہِ مبارک کی عظیم الشان برکات کی ایک بنیادی وجہ پر اختصار لیکن بہت جامعیّت کے ساتھ روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا اِس ماہِ مبارک میں ہر قسم کی عبادات جمع کر دی گئی ہیں۔ اوّل تو روزے خود اپنی ذات میں بہت اہم عبادت اور مجاہدہ کی حیثیت رکھتے ہیں پھر اِس میں مالی قربانیاں بھی نسبتاً زیادہ کی جاتی ہیں۔ مزید برآں قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے معارف کے حصول کے بارہ میں زیادہ تعہّد اور شغف سے کام لیا جاتا ہے۔ نیز نوافل اور نمازِ تہجّد کے التزام کے علاوہ ذکرِ الٰہی اور دعاؤں پر خاص زور ہوتا ہے۔ الغرض اِن ایّام میں ہر قسم کی عبادات خاص تعہّد اور التزام کے ساتھ بیک وقت بجالائی جاتی ہیں اِسی لئے صوفیاء نے کہا ہے کہ رمضان میں تنویرِ قلب کے بہت سے سامان رکھے گئے ہیں جس سے کشف کا دروازہ کُھلتا ہے اور قُربِ الٰہی کی عظیم الشان نعمت میسّر آتی ہے اور انسان میں ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی کیفیت ترقی پذیر ہوتی ہے اور یہی وہ عظیم الشان برکات ہیں جن سے رمضان کے طفیل حقیقی مومن متمتع ہوتے ہیں پس احباب کو رمضان کی عظیم الشان برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ اِن برکات سے پُورے طور پر متمتّع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اِس کے بعد حضور نے گزشتہ خطبۂ جمعہ کے تسلسل میں اِس امر پر روشنی ڈالی کہ ۷ ستمبر کو قومی اسمبلی میں مذہب کے بارہ میں جو قرارداد منظور ہوئی ہے اُس پر ایک احمدی کا ردِّ عمل ایسا ہو نہیں سکتا کہ جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی پر منتج ہو۔ اِس ضمن میں حضور نے قبل ازیں دو منفی نوعیّت کے اعمال پر روشنی ڈالی تھی یعنی ظلم اور فساد سے کُلّی اجتناب پر۔ اور بتایا تھا کہ حقیقی احمدیوں کا ردِّ عمل بہرحال ایسا ہوگا کہ اس میں نہ ظلم کا شائبہ پایا جائے گا اور نہ اُس سے فساد کی خفیف سے خفیف بُو آئے گی۔ کل کے خطبہ میں حضور نے اسی تعلق میں دو مثبت اعمال کا تفصیل سے ذکر فرمایا، ایک صبر کا اور دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتّباع کے ذریعہ حسبِ استعداد اللہ تعالیٰ کی محبّتِ ذاتی کے حصول کا۔ حقیقی مومنوں کے ردِّ عمل کے اِن دونوں مثبت پہلوؤں کی عملی باریکیوں اور ان کے عظیم الشان ثمرات کو حضور نے بہت پُر معارف انداز میں ذہن نشین کرایا اور بتایا کہ حقیقی احمدی جنہیں اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی کامل معرفت حاصل ہے جہاں ظلم اور فساد کے طریقوں کے قریب بھی نہیں جاتے وہاں وہ صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھا کر اور اتّباعِ نبویؐ میں پوری گرمجوشی کا مظاہرہ کرکے محبّتِ الٰہی میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔

اخبارات و رسائل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱

معارفِ اسلام۔ لاہور صاحب زمان نمبر ستمبر ۱۹۷۴ء میں اداریہ میں تحریر کرتا ہے:۔

"اہلِ اسلام کی موجودہ پسماندگی اور کمزوریوں سے متاثر ہو کر اور مسلمانوں کی گذشتہ خود غرض اور فکرِ اسلامی سے کنارہ کش حکومتوں کی بداعمالیوں کے نتیجہ میں اہلِ اسلام کا موجودہ ایک طبقہ اتنا DEPRESS یعنی شکستہ دل اور افسردہ ہو چکا ہے کہ اپنے دینی مسلمات سے بھی انکار کرنے لگا ہے حد یہ کہ بعض فرقوں کے موجودہ دینی پیشوایان بھی خود اپنے مخصوص فرقہ ہی کے مسلمات سے کافی حد تک انکاری ہو گئے ہیں۔ اسلام میں مسئلہ ظہور امام مہدی علیہ السلام فی آخر الایام زمانہ اس قدر واضح اور مسلمہ ہے کہ قرآن پاک کی آیات میں اس کے متعلق واضح ارشادات موجود ہیں۔۔۔۔ وجود امام آخر الزمان سے انکار کر کے ایک مسلمان کو کہاں کہاں ٹھوکریں کھانا پڑتی ہیں حقیقت الامر یہ ہے کہ مسلمان ہوتے ہوئے وجود امام مہدی سے انکار نہیں کیا جا سکتا وگرنہ ہمیں مسلمانی سے ہاتھ دھونا پڑیں گے۔"

۲

امروز نے اپنی اشاعت مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۷۴ء میں "جھلکیاں" کے عنوان سے لکھا:۔

"ایک سینئر صحافی نے وزیر اعظم سے پوچھا کہ آپ ترکی کب جا رہے ہیں تو انہوں نے کہا "میں اس وقت ملک سے باہر کیسے جا سکتا ہوں پہلے تو ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہے کہ آپ مسلمان بھی ہیں یا نہیں"۔ اس پر رپورٹر نے کہا کہ جناب یہ معاملہ تو ۱۹۷۰ء میں اس وقت طے ہو چکا ہے جب علماء کے ایک گروپ نے فتویٰ جاری کیا تھا کہ جو پیپلز پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں وہ کافر ہیں۔"

۳

امروز نے اپنی اشاعت مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۷۴ء نے وزیر داخلہ کی ایک تقریر سے متعلق خبر پر سرخی لگائی "مذہبی مسئلہ پر گڑبڑ کی ہر کوشش سختی سے کچل

دی جائے گی۔ انتشار پسندوں نے قومی اسمبلی اور
اس کے ممبروں کا گھیراؤ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے"۔
(خبر کا ایک حصّہ) :۔ "وزیرِ داخلہ نے کہا کہ مذہبی
مسئلے پر قومی اسمبلی کے فیصلے کے بعد یا اس سے
پہلے ہنگامہ آرائی کی کوشش کو ناکام بنا دیا جائیگا
اِس سلسلہ میں حکومت نے تمام ضروری اقدامات
کر لئے ہیں۔ وزیرِ داخلہ نے کہا کہ قومی اسمبلی کا
فیصلہ موزوں اور منصفانہ ہوگا جس سے عوام
مطمئن ہو جائیں گے۔ بعض عناصر بے بنیاد افواہیں
اُڑا رہے ہیں۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی
ہیں کہ ۶ اور ۷ ستمبر کو اسلام آباد کی طرف مارچ
کریں قومی اسمبلی اور اس کے ممبروں کے ہوسٹلوں
کا گھیراؤ کریں"۔

۴

امروز نے اپنی ۱۹ ستمبر کی اشاعت میں درج ذیل
خبر شائع کی :۔

"ٹوبہ ٹیک سنگھ ۱۸ ستمبر۔ پاکستان جمہوری
پارٹی پنجاب کے صدر مسٹر حمزہ سابق ایم پی اے
نے کہا ہے کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دینے پر
وزیرِ اعظم بھٹو کو مبارکباد دین پیش کرنے والوں کو
شرم کرنی چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی مسٹر حمزہ نے
کہا احمدیوں کو اقلیت قرار دے کر بھٹو کی حکومت
نے اہم کارنامہ سرانجام دیا ہے کیونکہ امریکہ اور
برطانیہ دونوں عالمی طاقتیں مسٹر بھٹو پر دباؤ

ڈال رہی تھیں کہ احمدیوں کو اقلیت قرار نہ دیا
جائے۔ اس کے برعکس عرب ممالک حکومت پر دباؤ
ڈال رہے تھے کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دیا جائے
مسٹر حمزہ یہاں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے
تھے۔ مسٹر حمزہ نے کہا کہ جمہوری محاذ کا پنجاب اسمبلی
میں حزبِ اختلاف یا اس کے لیڈر علامہ رحمت اللہ
ارشد کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں کیونکہ علامہ صاحب
بھی حکومت کے ہی آدمی ہیں اور انہوں نے جمہوری
محاذ کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا"۔

۵

امروز ۱۶ ستمبر ۱۹۷۴ء کی ایک خبر :۔

"لائلپور کے جلسہ عام میں میاں دولتانہ نے
کہا کہ مسلم لیگ کی مخالفت میں جماعتِ اسلامی اپنے
پھیپھڑوں کا پورا زور استعمال کر رہی ہے وہ
پاکستان میں اسلامی نظام چاہتی ہے۔ میں
پوچھتا ہوں جس وقت پاکستان کے حصول کی
جدّوجہد جاری تھی اس وقت مولانا مودودی کیا
کر رہے تھے۔ وہ پاکستان کی مخالفت اسلام
کے نام پر کر رہے تھے آج اسی اسلام کو وہ پاکستان
میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ہر سمجھدار آدمی اس نتیجے
پر پہنچتا ہے کہ یا تو یہ اسلام مودودی صاحب کے
اپنے دماغ کی اختراع ہے یا مودودی محض ابن الوقت
ہیں"۔

اور امروز ۲۱ ستمبر ۱۹۷۴ء کی ایک خبر :۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راولپنڈی ۲۰ ستمبر (اپ پ) بلتستان پیپلز پارٹی کے کنوینر اور گلگت بلتستان مشاورتی کونسل کے رکن وزیر محمد صادق نے جماعتِ اسلامی آزاد کشمیر کے امیر مولانا عبدالباری کے گلگت اور بلتستان کے علاقوں میں داخلے پر پابندی کا خیر مقدم کیا ہے۔ وزیر محمد صادق نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جماعتِ اسلامی آزاد کشمیر کے سربراہ کے گلگت اور بلتستان میں داخلے پر پابندی اس علاقے میں امن وامان برقرار رکھنے کے لئے ضروری تھی مولانا عبدالباری اس علاقے میں گڑبڑ کرانا اور سیاست کی آڑ میں اپنے کاروباری مفادات حاصل کرنا چاہتے تھے علاقے کے لوگ انہیں ایسا کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے اور انہیں مولانا عبدالباری کے داخلے پر پابندی لگانے کے حکم سے خوشی ہوئی ہے"

۹

امروز نے اپنی اشاعت ۱۹ ستمبر ۱۹۷۴ء کی اشاعت میں مولانا بنوری کا ایک بیان شائع کیا ہے اس میں وہ کہتے ہیں:-

"مولانا نے کہا کہ پاکستان کی ۲۱ مختلف الخیال جماعتوں نے جو خالص دینی خالص سیاسی نیم دینی اور نیم سیاسی تھیں، مشترکہ طور پر قادیانی فتنے کا سدِّ باب کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کے مسلمان قادیانیوں کو جنہیں اقلیت قرار دیدیا گیا ہے جائز حقوق سے محروم کرنا نہیں چاہتے بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہے کہ دائرہ اسلام سے خارج کر دئیے جانے کے بعد قادیانیوں کے حقوق کا زیادہ بہتر طریقے سے تحفظ ہو گا بشرطیکہ وہ پاکستان کے وفادار رہیں اور اس ملک کے خلاف سازشوں سے گریز کریں تحریک استقلال کے محمود علی قصوری اور احمد رضا قصوری کا ذکر کرتے ہوئے مولانا یوسف بنوری نے کہا کہ ان حضرات نے قادیانی مسئلہ پر اسمبلی سے واک آؤٹ کر کے نہ صرف خود کو رسوا کیا ہے بلکہ تحریک استقلال اور اس کے سربراہ اصغر خان کی رسوائی کا سبب بھی بنے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۷

حضرت امام اعظمؒ کے متعلق امروز (۲۶/۷/۷۴) میں ایک مضمون شائع ہوا ہے اس میں حضرت امام صاحب کے متعلق لکھا ہے:-

"امام اعظمؒ غیر مسلموں کے حقوق و آسائش کے معاملے میں بے حد منصف اور فراخ دِل تھے، ان کی مذہبی آزادی اور ان کے جان و مال کی حفاظت حکومت کے فرائض میں شامل کی یہاں تک کہ اگر کسی مسلمان کے ہاتھوں غیر مسلم کا قتل ہوتا تو آپ اس مسلمان کو قاتل قرار دیتے۔ تجارت میں غیر مسلموں کو مسلمانوں کے برابر حقوق، اپنی مذہبی

روایات کے مطابق فیصلہ کرنے کا حق، اپنے
مقدس مقامات میں داخلے کی آزادی، غرض
غیر مسلموں کو اسلامی حکومت میں شہری حقوق
دینے کا فیصلہ امام اعظمؒ نے کتاب و سنّت کی
روشنی میں آج سے سینکڑوں برس پہلے کر دیا
تھا جسے آج ہر مہذّب قوم اپنائے ہوئے ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۷۴ء کی اشاعت میں آمروز میں مولانا داؤد
غزنوی کے مضمون بعنوان "شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب
نجدی کے خلاف انگریزوں کی سازش" میں لکھتے ہیں:-

"جس وقت شیخ محمد بن عبدالوہاب نے
عرب میں اصلاحی تحریک شروع کی ہے جس کو
مخالفین ان کی نسبت سے وہابی تحریک کہتے ہیں
اس وقت شیخ موصوف کو ہر جگہ بداعمالیوں کے
بدترین مناظر دیکھنے میں آئے۔ خالص توحید کی جگہ
جو اسلام کی سرمایۂ ناز تھی اولیاء پرستی نے لے لی
تھی۔ ہر جگہ مُردہ اولیاء کی وہی تکریم کی جاتی تھی
جو خدا کے لئے مخصوص ہے۔ ان سے مرادیں مانگی
جاتی تھیں اور خدا کے علاوہ ان کے نام کی بھی
قربانی دی جاتی تھی اخوّت کا کہیں نام و نشان نہ
تھا متعصبانہ فرقہ بندی نے مسلمانوں کو الگ الگ
جماعتوں میں تقسیم کر رکھا تھا اور ان میں ہر فرقہ
دوسرے کو اسلام سے عاری ہونے کا ظاہر کرتا تھا۔
اصول اسلام کی متابعت کی بجائے ان سے
سرکشی پر زیادہ عمل درآمد تھا۔ معاشرتی لحاظ
سے بھی یہ بداعمالی اخلاقی شعبہ سے کچھ کم نہ
تھی۔ سیاسی لحاظ سے وہ کسی استبدادی حکومت
کے غلام تھے جیسے ترک یا کسی اجنبی طاقت کے
حلقہ بگوش تھے۔ محمد بن عبدالوہاب کو یقین ہو گیا
کہ یہ سب کچھ کتاب و سنّت سے انحراف کا نتیجہ
ہے۔ اس نتیجہ سے متاثر ہو کر انہوں نے تہیہ کر لیا
کہ قرونِ اولیٰ کی سادگی از سرِ نو قائم کی جائے۔
توحید و سنّت کی اشاعت کی جائے۔ بدعات و
مشرکانہ رسوم کا استیصال کیا جائے تاکہ عقائد
میں جو فلسفیانہ و بت پرستانہ اور مقلدانہ عناصر
فاسدہ داخل ہو چکے تھے جن کی تہہ بہ تہہ پردوں
سے سادہ اسلام کا چہرہ مستور ہو گیا تھا اور
اس کو بے نقاب کر کے اسلام کے حقیقی جمال سے
دُنیا کی آنکھوں کو پھر سے لذّت بخشیں۔

۱۷۴۰ء کے قریب شیخ محمد کے والد انتقال
کر گئے اس کے بعد آپ نے پورے عزم کے
ساتھ اصلاح کا کام شروع کر دیا حریملا میں
لوگ جان کے دشمن ہو گئے تو شیخ موصوف
عیینہ چلے گئے یہیں انہوں نے نکاح کیا لیکن
یہاں بھی انہیں آرام نہ ملا مخالفت شروع ہو گئی
بالآخر وہاں سے درعیہ چلے گئے۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب نے جو تحریکِ اصلاح
شروع کی تھی یہاں پر اس کے اہم اصول یا
ضروری اجزاء کا ذکر کر دینا موجبِ بصیرت ہوگا

اِس لئے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس مصلح عرب کی تحریک کا مقصد کیا تھا شیخ موصوف کی دعوت کا خلاصہ یہ ہے :-

۱ - خدا کی تمام صفات صرف اسی کی ذات کے ساتھ مخصوص ہیں اور ان میں کوئی دوسرا شریک نہیں اِس لئے خدا کی صفات میں مخلوق میں سے کسی کو شریک کرنا شرک ہے۔

۲ - خدا کی ذات و صفات کے متعلق قرآن اور حدیث میں جو نصوص ہیں ان پر تاویل کے بغیر اسی طرح ایمان لانا چاہیئے جس طرح ان الفاظ کے ظاہری مفہوم سے معلوم ہو ان میں کوئی تاویل ایسی کرنا جس کی اللہ اور اس کے رسولؐ نے اجازت نہ دی ہو اور نہ صحابہ کرامؓ سے ثابت ہو یا ان کی حقیقت طلبی کے درپے ہونا الحاد ہے۔

۳ - ان چیزوں کو جو خدا کی قدرت میں ہیں غیر خدا سے طلب نہ کیا جائے اور نہ مُردوں سے دعاء استعانت مانگی جائے۔

۴ - تمام پیغمبر بشر ہیں اور صفاتِ الٰہیہ سے خالی ہیں۔

۵ - اولیاء اللہ کی ایسی تعظیم و تکریم اور ان کے متعلق ایسی عقیدت نہ رکھنی چاہیئے جو صرف پیغمبروں کے لئے مخصوص ہے۔

۶ - مقابر اور مزارات کی ایسی تعظیم نہ کی جائے جس سے ان کی پرستش ثابت ہو جس کی وجہ سے وہ ذریعہ قبر پرستی ہوں۔

۷ - قبروں پر قبے، گنبد وغیرہ عمارتیں یا پختہ چبوترے نہ بنوائے جائیں کیونکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے اور ان کے ذریعہ قبر پرستی پیدا ہوتی ہے۔

۸ - تمام ایسی بدعات اور رسوم کا استیصال کیا جائے جن کی وجہ سے اسلام کی حقیقی تعلیم مستور ہو چکی ہے اور اسلام کی حقیقی عظمت جن کی وجہ سے ضائع ہو چکی ہے جن کا صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

۹ - غرض اسلام کی وہ اصلی اور سادہ تعلیم رائج کی جائے اور اس پر مسلمانوں کو کاربند کیا جائے جو اسلام کے صدرِ اوّل اور اسلام کے عہدِ مبارک میں رائج تھی۔

جو الزامات مخالفین نے ان پر عائد کر رکھے ہیں ان کی تردید کرتے ہوئے شیخ عبدالوہاب کے لڑکے شیخ عبداللہ نے فتح مکہ کے بعد جو اعلان کیا تھا اس کا اقتباس ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے اس میں وہ کہتے ہیں کہ ہم پر حسبِ ذیل الزامات عائد کئے جاتے ہیں جن سے ہم قطعاً بیزار ہیں اور ہم ان کے قطعاً قائل نہیں مثلاً کہا جاتا ہے :-

۱ - ہم قرآن مجید کی تفسیر اپنی رائے سے کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔

۲۔ اور ہم حدیثوں میں سے صرف انہیں کو قبول کرتے ہیں جو ہماری رائے کے مطابق ہیں اور ان کے لئے ہم شارحین حدیث کی کتابوں کی طرف رجوع بھی نہیں کرتے۔

۳۔ ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کے درجے سے گرا کر کہتے ہیں کہ وہ اپنی قبر میں پوسیدہ ہو گئے اور نعوذ باللہ ہم کہتے ہیں کہ ہمارا ڈنڈا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مفید ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۔ اور ہم حضورؐ کی شفاعت کے منکر ہیں۔

۵۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام کو لا الٰہ الا اللہ کے معنی اس وقت تک معلوم نہ تھے جب تک کہ یہ آیت نہ اتری (فاعلم انہ لا الٰہ الا اللہ) باوجود اس کے کہ یہ آیت مدنی ہے۔

۶۔ ہم علمائے اسلام کے اقوال پر اعتبار نہیں رکھتے۔

۷۔ ہم اہلِ مذاہب کی کتابوں کو اس لئے جلا ڈالتے ہیں کہ ان میں حق و باطل ملا ہوا ہے۔

۸۔ ہم خدا کے جسم کے قائل ہیں۔

۹۔ اور ہم اپنے عقیدے والوں کے سوا چھٹی صدی کے بعد تمام مسلمانوں کو کافر یقین کرتے ہیں اور اس کے لئے یہ افترا باندھا ہے کہ ہم کسی کی بیعت اس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک اس سے یہ اقرار نہ لے لیں کہ وہ پہلے مشرک تھا اور اس کے والدین شرک پر فوت ہو گئے۔

۱۰۔ ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے سے روکتے ہیں۔

۱۱۔ ہم مسنون زیارت قبور سے منع کرتے ہیں اور جو ہمارے جیسا عقیدہ رکھے اس سے تمام بوجھ حتیٰ کہ فرض تک دور ہو جاتے ہیں۔

۱۲۔ ہم اہلِ بیعت کا کوئی حق فائق نہیں مانتے۔

۱۳۔ اور ان کو غیر کفو سے نکاح پر مجبور کرتے ہیں۔

۱۴۔ اور یہ کہ جب ہمارے پاس اپیل ہو تو ہم بعض بوڑھوں کو ان کی نوجوان بیویوں سے جدا ہونے پر مجبور کرتے ہیں تاکہ نوجوان عورت کسی اور نوجوان سے شادی کر لے۔

ان الزامات کے لئے کسی شخص کے پاس دلیل موجود نہیں اور ہم ان خرافات کے جواب میں صرف یہ آیت پڑھتے ہیں (سبحانک ھٰذا بُھتان عظیم) جو شخص ہماری طرف سے ایسی باتیں کہے یا ایسی باتوں کو ہم سے منسوب کرے وہ جھوٹا اور مفتری ہے۔

جو شخص ہمارے حال سے آگاہ ہے ہماری مجلسوں میں بیٹھ چکا ہے۔ ہمارے خیالات معلوم کر چکا وہ قطعی طور پر جانتا ہے کہ یہ تمام الزامات گھڑے گئے ہیں اور ان میں کوئی صداقت نہیں۔

۹

نوائے وقت ۲۶ اگست ۱۹۷۴ء اپنے اداریہ میں تحریر کرتا ہے (عنوان ہے بے دین ابن الوقتم)

"اسلامی معاشرہ میں اسلامی اقدار و شعائر کی توہین بہت بڑا جرم ہے۔ اسلام میں غیر مسلموں کو ان کے جان و مال کی حفاظت اور عقائد و نظریات کی آزادی کا یقین دلایا گیا ہے لیکن جو لوگ مسلمان کہلواتے ہوئے اسلامی اقدار و شعائر کی تضحیک کے مرتکب ہوں یا مسلم اسلامی اقدار سے منحرف ہو جائیں وہ مرتد اور منافق گردانے جاتے ہیں اور اسلامی معاشرہ یا اسلامی مملکت میں مرتد واجب القتل ہوتا ہے۔ احمد ندیم قاسمی، مشتاق صوفی، فیض احمد فیض، جوش ملیح آبادی اور اس قسم کے دوسرے بے لگام اگر آزادئ اظہار اور حقِ تخلیق کے نام پر اسلامی پاکستان میں اپنے روزگار کا تحفظ چاہتے ہیں تو انہیں چاہیئے کہ سب سے پہلے وہ ذمی اور غیر مسلم کی حیثیت اختیار کریں اور اپنے مسلمانوں جیسے نام ترک کر کے فیضوف، جوشوف، سرافرازوف، مشتاخوف یا فیض مسیح، جوش رام، سرفراداس، مشتاکا سنگھ وغیرہ رکھ لیں تاکہ سوادِ اعظم کو بھی یہ معلوم ہو کہ ہم یہاں کیسے کیسے منڈل، لچھمن سنگھ، البشرداس اور چندر سنگھ پال رہے ہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمال خود

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ حیّ اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ ربّ العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا ربّ ہے اور تمام زمانوں کا ربّ ہے اور تمام مکانوں کا ربّ ہے اور تمام ملکوں کا وہی ربّ ہے اور تمام فیوض کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔"

(پیغامِ صلح صفحہ ۳)

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب انگلستان میں نمائندۂ نوائے وقت کا انٹرویو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمائندہ "نوائے وقت" نے انگلستان میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے انٹرویو کیا اس کی تفصیل جو نوائے وقت میں چھپی ہے وہ درج ذیل کی جاتی ہے۔ یہ تفصیل نوائے وقت لاہور ایڈیشن سے لی گئی ہے۔ جو ایڈیشن ربوہ میں تقسیم ہوا ہے اس میں اس انٹرویو کا نہایت مختصر سا حصہ شائع ہوا ہے۔

"لندن ۷ ستمبر (بشیر ریاض نمائندہ خصوصی)

ممتاز ماہر قانون اور قادیانی رہنما چودھری سر محمد ظفر اللہ نے پاکستان کی پارلیمنٹ کے حالیہ فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانیوں کو اپنے مسلمان ہونے کے بارے میں کسی کی تائید کی ضرورت نہیں اصل چیز تو ان کے ضمیر اور قلب کا اطمینان ہے۔ اگر ان کا اپنا عقیدہ راسخ ہے تو ساری دنیا بے شک انہیں غیر مسلم سمجھتی رہے اس کی انہیں ہرگز پروانہ ہوگی۔ انہوں نے گذشتہ روز یہاں احمدیہ مسجد (پٹنی) میں نمائندہ نوائے وقت سے ایک خصوصی انٹرویو کے دوران تسلیم کیا کہ پاکستان کی پارلیمنٹ نے جو فیصلہ کیا ہے اس سے ان کے فرقہ کے لوگوں کے لئے بہت سی مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ یہ مشکلات اقتصادی، معاشرتی، یا تمدنی ہو سکتی ہیں اور بقول ان کے راہِ حق میں تو لوگ شروع سے ہی مشکلات برداشت کرتے آئے ہیں اور آگے چل کر بھی انہیں طرح طرح کی قربانیاں دینی ہوں گی جس سے انہیں خوفزدہ نہیں ہونا چاہیئے۔

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلے کے بارے میں کسی قادیانی رہنما کی طرف سے یہ پہلا تبصرہ ہے۔ چودھری ظفر اللہ نے اس ملاقات میں الزام لگایا کہ پاکستان میں ابھی تک ان کے فرقہ کے لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے یہ ماننے سے انکار کر دیا کہ وزیر اعظم بھٹو نے ایک اقلیت کی حیثیت سے قادیانیوں کو بھی تحفظ دینے کا جو یقین دلایا ہے اس پر عمل درآمد جاری ہے۔

انٹرویو کی تفصیل حسب ذیل ہے

س:۔ میں نے گزشتہ انٹرویو میں آپ سے یہ اہم سوال پوچھا تھا کہ اگر آپ کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے تو آپ کا ردِ عمل کیا ہوگا۔ اس کا آپ نے یہ جواب دیا تھا کہ مسلمان ہونے کے لئے آپ کو حکومت یا کسی ادارے کی تائید کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس کا اختیار اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اب جب پاکستان کی قومی اسمبلی

نے آپ کے فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا قانون پاس کر دیا ہے تو آپ اس فیصلہ کے بارے میں اب کیا کہیں گے؟

ج :- میرا وہی موقف ہے جو پہلے تھا کوئی پارلیمنٹ کسی کے ایمان کے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتی یہ فیصلہ صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اگر اس کی نظر میں ہم مسلمان ہیں تو ساری دنیا ہمیں غیر مسلم قرار دے دے اس سے ہم غیر مسلم نہیں ہو جائیں گے۔ پاکستان کی پارلیمنٹ نے جو فیصلہ کیا ہے اس کے نتیجے میں بیشک ہمارے لئے مشکلات پیدا ہوں گی لیکن ایمان کے راستے میں ہمیشہ مشکلات پیدا ہوتی رہتی ہیں جس سے مومن کا امتحان ہوتا ہے۔

س :- غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد آپ کے خیال میں آپ کے لوگوں کو کس قسم کی مشکلات پیش آئیں گی؟

ج :- مشکلات کے بارے میں میں کوئی اندازہ نہیں کر سکتا لیکن اخبارات میں جو منصوبے چھپتے رہتے ہیں مثلاً احمدیوں کو کلیدی آسامیوں سے الگ کر دیا جائے یا اور کئی قسم کی اقتصادی، معاشرتی یا تمدنی مشکلات ان کے لئے پیدا کی جائیں، یہ بظاہر ایک خوف دلانے والی چیزیں ہیں لیکن جس شخص کا یہ محکم ایمان ہو کہ رزق اللہ تعالیٰ دیتا ہے حکومت نہیں دیتی اور ہر قسم کی بخشش اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے کوئی انسان کسی کے نفع اور نقصان پر حقیقی اختیار نہیں رکھتا یہی بنیادی فرق ہے ایمان میں اور شرک میں،

ہم بفضل اللہ مومن ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں استقامت عطا فرمائے اور ہر حالت میں اپنی رضا کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میں یہ بھی کہوں گا کہ ایک عمل تو بالکل واضح ہو گیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے حق پر قائم ہیں کیونکہ علماء دلائل سے عاجز آ چکے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ دلائل کے ساتھ ہماری ترقی نہیں رک سکتی اب وہ خوف، دہشت، سختی اور تشدد کے ذریعے ہماری ترقی کو روکنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم حق پر قائم ہیں تو یہ طریق حق پر غالب آنے کا نہیں اور نہ اس طریق سے وہ اپنے مقصد کے حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

س :- آپ نے ابھی ابھی خوف، دہشت، تشدد اور سختی کا ذکر کیا ہے۔ وزیر اعظم بھٹو نے ہر پاکستانی شہری کے تحفظ کا اس موقع پر جو اعلان کیا ہے کیا آپ اسے ناکافی اور غیر تسلی بخش سمجھتے ہیں؟

ج :- اس فیصلہ سے قبل عملی طور پر جو تشدد ہو رہا تھا وہ ابھی تک جاری ہے۔ وزیر اعظم صاحب کا اعلان جہاں تک اصول کا تعلق ہے صحیح ہے لیکن جہاں تک عمل کا سوال ہے اس پر ابھی عمل شروع نہیں ہوا۔ مثلاً بائیکاٹ کی سختی ویسے ہی جاری ہے اور الفاظ کی شدت جو ہمارے متعلق استعمال کئے جاتے ہیں ویسی ہی ہے اور آئندہ ارادے اور منصوبے جن کا اعلان کیا جاتا ہے ویسا ہی تشدد لئے ہوئے ہیں۔

س :- پاکستان کی قومی اسمبلی نے آپ کو غیر مسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرار دینے کا جو فیصلہ کیا ہے اس کے خلاف کیا آپ کوئی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

ج:۔ یہ فیصلہ امام جماعت کے اختیار میں ہے مجھے یقین ہے کہ ان کی وسعتِ نظر تمام پہلوؤں پر حاوی ہے جو اعتنی فیصلے میری شخصی رائے کے محتاج نہیں ہیں گو اصولاً میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو طریق قانون نے اور آئین نے ہمارے تحفظ کے لئے کھلا چھوڑا ہوا ہے اس طریق کو اختیار کرنے پر ضرور غور ہو رہا ہو گا۔

س:۔ یہ اطلاعات کہاں تک درست ہیں کہ غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد احمدی مذہبی ہیڈ کوارٹر کو پاکستان سے بیرون ملک منتقل کر دیا جائے گا؟

ج:۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے امام جماعت احمدیہ کی طرف سے واضح طور پر یہ اعلان ہو چکا ہے کہ پاکستان ہمارا وطن ہے پاکستان ہمیں عزیز ہے ہم اپنے وطن کی بہبود اور ترقی کے لئے ہر خدمت اور ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں اور اس میں ہمارا جینا اور مرنا ہے۔ یوں کئی پاکستانی تلاشِ روزگار میں یا اپنے پیشے میں ترقی کی خاطر پاکستان سے باہر غیر ملکوں میں جاتے ہیں ہمارے لوگ بھی جاتے ہیں چنانچہ کئی لاکھ پاکستانیوں کی آبادی اس وقت برطانیہ میں ہے لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ جو پاکستانی ملک سے باہر کسی ایسی وجہ سے جائے اس کی محبت یا اس کی عقیدت اپنے وطن سے کسی لحاظ سے کم ہو جاتی ہے۔ پاکستان کو ترک کرنے کا منصوبہ جو ہم پر عائد کیا جاتا ہے یہ غالباً ہمارے مخالفین کی خواہش کا عکس ہے یا ان کے عزائم پر دلالت کرتا ہے کہ وہ ہمیں وطن چھوڑنے پر مجبور کرنا چاہتے ہیں۔

س:۔ اس الزام کے بارے میں آپ کیا کہیں گے کہ اس سال کے شروع میں آپ پاکستان کے خلاف سازباز کرنے کے لئے بھارت گئے تھے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ج:۔ میں شروع سال میں دو دن کے لئے قادیان گیا تھا جو ہماری جماعت کا مرکز ہے۔ جہاں ہمارے بہت سے دوست اور عزیز آباد ہیں۔ جہاں علاوہ بزرگانِ سلسلہ کے میرے والدین بھی مدفون ہیں اور جس مقام کا ہمارے دلوں میں وہی احترام اور اس کے ساتھ ویسی ہی محبت ہے جیسی ایک مذہبی مرکز کے ساتھ ایک عقیدت مند کو ہونی چاہیئے، میں محض اس جذبہ کے تحت قادیان گیا تھا، تقسیم کے بعد میں قادیان اس لئے نہیں جا سکا تھا کہ تمام عرصہ بعض پبلک ذمہ داریاں مجھ پر عائد تھیں جنہیں مدِ نظر رکھتے ہوئے مجھے اندیشہ تھا کہ میرا قادیان جانا کسی غلط فہمی کا موجب نہ ہو جب میں ان ذمہ داریوں سے آزاد ہو چکا تو اس قید سے بھی میں آزاد تھا اور میں اپنے دلی جذبات کے ماتحت اپنی اس خواہش کو پورا کرنے میں کامیاب ہوا اور اب بھی میں آزاد ہوں کہ اگر موقع محل مناسب ہو اور میرے رستہ میں کوئی روک نہ ہو تو میں ان جذبات کے ماتحت قادیان جانے کے مواقع کو غنیمت خیال کروں گا۔

میرے قادیان جانے سے جو تاثر ان مخالفین

کی طرف سے شائع ہوئے وہ محض ان کی رنگینیٔ تخیل تھی اس میں کسی قسم کی کوئی حقیقت نہیں تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

س :۔ آپ نے میرے ساتھ گفتگو کے دوران پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کا اظہار کیا ہے اس لئے کیا یہ کہنا درست ہوگا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا قانون پاس نہ ہوتا تو پاکستان خانہ جنگی کی لپیٹ میں آجاتا اس لئے پاکستان کے استحکام کے لئے آپ کو یہ فیصلہ قبول ہوگا؟

ج :۔ میں نے اس فیصلے کو اس لحاظ سے تو قبول نہیں کیا کہ میں اسے صحیح سمجھتا ہوں کیونکہ میں اپنی نگاہ میں اپنے تئیں اور باوجود ایک عاصی گنہگار فرد ہونے کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید کرتا ہوں کہ اس کی نگاہ میں بھی مسلمان سمجھا جاتا ہوں یہ فیصلہ مجھے غیر مسلم قرار دیتا ہے تو اس لئے اس فیصلہ کے قبول کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جہاں تک خانہ جنگی کا تعلق ہے مجھے اس سے اتفاق نہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ فیصلہ پاکستان کی مضبوطی کا موجب نہیں اور یہ پاکستان کے لئے بہت سی مشکلات پیدا کرنے والا ثابت ہوگا۔ اللہ ایسے نتائج سے پاکستان کو محفوظ رکھے۔

س :۔ حادثۂ ربوہ کے موقع پر آپ کی لندن میں پریس کانفرنس کے بعد یہ الزام لگایا گیا تھا کہ آپ نے پاکستان کے اندرونی معاملات میں غیر ملکی طاقتوں کو مداخلت کی دعوت دی ہے اس لئے آپ پر مقدمہ چلایا جائے۔ پچھلے دنوں جب برطانوی پارلیمنٹ میں کچھ ممبران نے اس مسئلہ پر تحریک پیش کی تھی تو بھی آپ کے خلاف اس مطالبہ کی صدائے بازگشت سنی گئی، کیا موجودہ صورتِ حال میں آپ بیرونی ممالک میں اپنا اثر و نفوذ استعمال کریں گے؟

ج :۔ میں نے کسی بیرونی حکومت سے پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی اپیل نہیں کی۔ جیسا کہ میں پہلے بھی آپ کو بتا چکا ہوں مجھے حکومت اور انسانی حقوق کے تحفظ کے اداروں کا علم ہے۔ جب یہ اطلاعات ملی تھیں کہ ہماری جماعت کے لوگوں کا قتل ہو رہا ہے تو میں نے اقوامِ متحدہ کے تحفظ انسانی قانون۔ ریڈ کراس اور اس قسم کے اداروں سے اس وقت رجوع کیا تھا کیونکہ پاکستان میں احمدیوں کے جان و مال کو کوئی تحفظ حاصل نہیں رہا تھا اور بعض شہروں میں انتظامی مشینری نہ صرف قتل و غارت اور لوٹ مار کا تدارک کرنے میں ناکام رہی بلکہ خاموش تماشائی بنی رہی اس لئے ان اداروں سے رجوع کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا اور یہ وہ ادارے ہیں جن کا پاکستان رکن ہے اور مشکل وقت میں انہی اداروں کی جانب رجوع کرتا ہے۔ چونکہ میں ملامت کا نشانہ بنا لیا گیا ہوں اس لئے ہر کوئی میرے خلاف الزام تراشی اپنا فرض سمجھتا ہے اور یہی حال اخبار نویسوں کا ہے کہ وہ حقائق کو غلط طور پر پیش کرتے اور اپنی مرضی کا مفہوم اخذ کرتے ہیں"۔

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ایڈیشن
۱۸ ستمبر ۱۹۷۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نازونیاز

ہوتا ہے گذر میرا بھی اِس کاہکشاں سے
نسبت ہے مری خاک کو اِک شاہِ شہاں سے

جِس نام سے تم چاہو پکارو ہمیں یارو
کیا بگڑے گا دیوانوں کا شمشیرِ زباں سے؟

وقت آئے تو کر دیتے ہیں ہم پیش دِل و جاں
ہم کام نہیں لیتے کبھی آہ و فغاں سے

یہ عشق کے آداب میں توہینِ وفا ہے
اِک لفظ بھی شکوے کا نِکل جائے زباں سے

پوچھو تو کہیں ہم بھی تعارف کے ہیں محتاج؟
معروف زمانے میں ہیں ہم دردِ نہاں سے

عشقِ شہِ بطحا سے ملے ہم کو دو عالم
کیا مِلنا تھا شبّیر ہمیں عشقِ بتاں سے

(چوہدری شبّیر احمدؓ)

حقیقتِ حال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمین والے زمیں کی باتوں سے دِل کو بہلا کے شادماں ہیں
مگر حقیقت میں شادمانی کے رازداں اہلِ آسماں ہیں

ہے نُور ہی نُور اپنی فطرت ہمارے دَم سے ہے سب اُجالا
کہ ہم ہیں جن کے وہی حقیقت میں پرتوِ حُسنِ جاوداں ہیں

سِلے ہوئے ہیں جو ہونٹ اپنے تو یہ نہ سمجھو خموش ہیں ہم
جو سُن سکو تو ہمارے نغمے سُنو کہ ہم آج نغمہ خواں ہیں

اَٹی پڑی ہیں جو سنگِ رہ سے ہماری راہیں تو جان لو تم
قریب تر ہے ہماری منزل ہم اپنی منزل کے پاسباں ہیں

یہ ابتلا ہے ثبوت اس کا کہ ان کی چشمِ کرم ہے ہم پر
وہ ہاتھ لیتے ہیں ان کا ہاتھوں میں اُنگلیاں جن کی خونچکاں ہیں

بچھاؤ کانٹے لگاؤ قدغن بٹھاؤ ذوقِ سفر پہ پہرے
رہے ہیں جس طرح آج تک ہم اسی طرح آب رواں دواں ہیں

نسیم تم آگ سے گذر کر بھی ان کے دِل کا خیال رکھنا
کہ ان کے سالارِ کارواں ہی تمہارے سالارِ کارواں ہیں

نسیم سیفی

قومی اسمبلی کی قرارداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بلا تبصرہ)

احبابِ کرام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبوں کے خلاصہ میں یہ پڑھ چکے ہیں کہ قومی اسمبلی میں مذہب کے متعلق پاس ہونے والی قرارداد کے متعلق حضور فی الوقت کوئی تبصرہ نہیں فرمانا چاہتے وہ قرارداد درج ذیل ہے :-

---

اسلام آباد — قومی اسمبلی اور سینٹ نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کی شام کو آئین کا ایک ترمیمی بل منظور کیا جس کے الفاظ درج ذیل ہیں :-

قومی اسمبلی میں پیش کئے جانے کیلئے

اسلامی جمہوریۂ پاکستان کے آئین میں مزید ترمیم کرنے کیلئے ایک بل

ہر گاہ یہ قرینِ مصلحت ہے کہ بعد ازیں درج اغراض کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مزید ترمیم کی جائے۔ لہٰذا بذریعہ ہذا حسبِ ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے :-

۱۔ **مختصر عنوان اور آغاز نفاذ** :- (۱) یہ ایکٹ آئین (ترمیم دوم) ایکٹ ۱۹۷۴ء کہلائے گا۔ (۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ **آئین کی دفعہ ۱۰۶ میں ترمیم** :- اسلامی جمہوریۂ پاکستان کے آئین میں جسے بعد ازیں آئین کہا جائیگا دفعہ ۱۰۶ کی شق (۳) میں لفظ "اشخاص" کے بعد الفاظ اور قوسین " قادیانی جماعت یا لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں)" درج کئے جائیں گے۔

۳۔ **آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں ترمیم** :- آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں شق (۲) کے بعد حسبِ ذیل نئی شق درج کی جائے گی :-

"(۳) جو شخص محمد صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم، جو آخری نبی ہیں، کے خاتم النّبیّین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو محمد صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونیکا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے وہ آئین یا قانون کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔"

بیان اغراض و وجوہ

جیسا کہ تمام ایوان کی خصوصی کمیٹی کی سفارش کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا ہے اِس بِل کا مقصد اسلامی جمہوریۂ پاکستان کے آئین میں اس طرح ترمیم کرنا ہے تاکہ ہر وہ شخص جو محمد صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خاتم النّبیّین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو محمد صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے اسے غیر مُسلم قرار دیا جائے۔

عبد الحفیظ پیرزادہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نجاتِ جاودانی

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں :-

"اے خداوند کریم تمام قوموں کے مستعد دلوں کو ہدایت بخش کہ تا تیرے رسولِ مقبول افضل الرسل محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور تیرے کامل اور مقدس قرآن شریف پر ایمان لاویں اور اس کے حکموں پر چلیں تا ان تمام برکتوں اور سعادتوں اور حقیقی خوشحالیوں سے متمتع ہو جائیں کہ جو سچّے مسلمان کو دونوں جہانوں میں مِلتی ہیں اور جاودانی نجات اور حیات سے بہرہ ور ہوں کہ جو نہ صرف عقبیٰ میں حاصل ہو سکتی ہے بلکہ سچّے اور راستباز اسی دُنیا میں اس کو پاتے ہیں۔"

(برکات الدعا صـ۵۳)

مفید اور مؤثر دوائیں

نُور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بُوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچّوں، عورتوں اور مَردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچّوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔

قیمت مکمّل کورس بیس ۲۰ روپے

نُورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمّل کورس پچیس ۲۵ روپے۔

سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون نمبر ۵۳۸

روزنامہ ربوہ

الفضل

ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار

اِس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور خطبات، علماءِ سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ملکوں میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں، دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں اس کی توسیع اشاعت جماعتی فرض ہے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

شہزین

شہزین

شہزین

مرضِ اٹھرا کی مؤثر ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

ربوہ ٭ ٹنڈو محمد خان ٭ گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کیلئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

سرزمینِ قادیان کا اوّلین و واحد خانہ

جسے سنہ ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دوائی خاص زنانہ امراض کا واحد علاج دو اونس کی قیمت ۶ روپے	قدیمی اوّلین شہرۂ آفاق حبِّ اکھڑا رجسٹرڈ مکمل کورس بیس روپے	روحِ جامِ عشق طاقت کی لاثانی دوا قیمت ۶۰ گولی ۱۶ روپے
حبِّ مفید النساء بیقاعدگی کا بہترین علاج پانچ روپے	ہمارا اصول • صاف ستھرے اجزاء • دیانتدارانہ دواسازی • عمدہ پیکنگ • غریبانہ قیمت • مخلصانہ مشورہ اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی اور خدمت کرتے چلے آ رہے ہیں	نربیہ اولاد گولیاں انعامِ خداوندی قیمت فی کورس پندرہ روپے
حبِّ مسان سوکھے کی مجرب دوا تین روپے	حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ	معین الصحت تلی، جگر، خرابی جگر اور یرقان کا علاج۔ پانچ روپے